Cambridge
O Level

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER							CANDIDATE NUMBER				

9221143647

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2016**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your answers in the spaces provided on the question paper.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.
Write your answers in Urdu.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے لکھیے۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔
سٹیپلز، گوند، ہائی لائٹرز، ٹپ ایکس، پیپر کلپس کا استعمال منع ہے۔
بارکوڈ پر مت لکھیے۔

ہر سوال کا جواب دیجیے۔
اپنے جوابات اردو میں تحریر کیجیے۔
اس پرچے میں دیئے گئے تمام سوالوں کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔ [ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

DC (RW/SG) 120668/3
© UCLES 2016

CAMBRIDGE
International Examinations

BLANK PAGE

© UCLES 2016

PART 1: Language usage

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 پول کھلنا:

____

____ [1]

2 دانت کھٹے کر دینا:

____

____ [1]

3 رنگ لانا:

____

____ [1]

4 ہاتھ ملنا:

____

____ [1]

5 ہوش کے ناخن لینا:

____

____ [1]

[Total: 5]

Sentence transformation

نیچے دیے گئے جملوں کو فعل مستقبل میں تبدیل کریں۔

مثال: تیز ہوا سے موم بتی بجھ گئی۔

تیز ہوا سے موم بتی بجھ جائے گی۔

6 اچھا دوست برے حالات میں بھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔

[1]

7 گیند لگنے سے کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ سکتا ہے۔

[1]

8 سورج ڈھلتے ہی اندھیرا پھیلنے لگا۔

[1]

9 تیز بارش سے سیلاب کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

[1]

10 وہ محنت کر کے امتحان میں اوّل آیا تھا۔

[1]

[Total: 5]

© UCLES 2016

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیئے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

وٹامنز صحت بخش خوراک کا ____ [11] یا صحت کے لیے بہت ناگزیر چیز نہیں ہیں۔ اگر ہم متوازن اور صحت بخش غذا کھائیں تو ہمیں ____ [12] وٹامن لینے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ مانا کہ بیشتر وٹامن بے ضرر اور ____ [13] ہوتے ہیں، لیکن ان میں سے بعض کے ضمنی اثرات کے بارے میں ہماری معلومات ابھی تک نامکمل ہیں۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ دیگر دواؤں کے ساتھ لئے جانے کی صورت میں یہ کیا ____ [14] مرتب کریں گے۔ اس لیے جب تک ____ [15] خود اس کا مشورہ نہ دے وٹامنز سمیت کوئی بھی دوا نہیں لینی چاہیے۔

تاثرات۔	محفوظ۔	مشورہ۔	ڈاکٹر۔	طاقت۔	ذرائع۔	متبادل۔	استاد۔
پیغام۔	خطرناک۔	خیال۔	اندازہ۔	اضافی۔	سوال۔	اثرات۔	

11 ____________________ [1]

12 ____________________ [1]

13 ____________________ [1]

14 ____________________ [1]

15 ____________________ [1]

[Total: 5]

PART 2: Summary

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیئے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

تحریر کی ایجاد کے وقت سے ہی انسان قلم کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ جیسے جیسے علم سے انسان کا رشتہ مضبوط ہوتا گیا، قلم کی شکل و صورت اور ساخت میں بہت سی تبدیلیاں آتی رہیں۔ کاغذ کی ایجاد کے بعد قلم ایک ناگزیر ضرورت بن گیا۔ ابتداء میں لکڑی یا پرندوں کے پروں سے بنائے گئے قلم کو روشنائی میں ڈبو کر لکھا جاتا تھا۔ طویل زمانے تک یہی طریقہ استعمال کیا جاتا رہا۔ تحریر میں روانی پیدا کرنے کے لیے چمچ کی شکل کا قلم ایجاد ہوا، جس میں چمچ کے ایک حصے کو نوک کی شکل دی گئی تھی۔ اس میں روشنائی بھر کر لکھنے کا کام بہت احتیاط طلب اور نازک تھا۔ اکثر ماہر خطاط ہی اسے استعمال کر سکتے تھے۔

سترھویں صدی کے نصفِ آخر میں پیرس کے ایک شخص نے چاندی کا ایک کھوکھلا قلم بنایا۔ یہ دراصل ایک نلکی تھی جس کے ایک سرے پر نب لگی ہوئی تھی۔ اس نلکی میں روشنائی بھر کر اوپر کارک لگا دیا جاتا تھا۔ یہ فاؤنٹین پن کی ابتدائی شکل تھی۔ انیسویں صدی میں اس نلکی کے اندر ربڑ کی ٹیوب کا اضافہ ہوا اور نب والے حصے کو ڈھکن لگا کر بند کیا جا سکتا تھا۔ اس تبدیلی سے فاؤنٹین پن میں روشنائی بھرنا اور اس کو جیب میں رکھنا تو آسان ہو گیا، لیکن لکھتے ہوئے روشنائی کا بہاؤ یکساں نہ تھا۔ تحریر کہیں ہلکی اور کہیں گہری ہو جاتی۔ بعض اوقات قلم ایک دم بہت سی روشنائی چھوڑ دیتا جس سے کاغذ خراب ہو جاتا۔

کہا جاتا ہے کہ موجودہ دور میں جو فاؤنٹین پن استعمال ہوتا ہے یہ 1884 عیسوی میں امریکہ کے ایک شخص واٹر مین نے ایجاد کیا جو ایک بیمہ کمپنی کا ایجنٹ تھا۔ بیمہ کے معاہدے پر دستخط کرتے ہوئے قلم کے سیاہی چھوڑ دینے کی وجہ سے ایک گاہک نے بیمہ کروانے سے انکار کر دیا، تو اسے فاؤنٹین پن کی اصلاح کا خیال آیا۔ آخر اس نے ایسا قلم بنانے میں کامیابی حاصل کر لی جس میں ہوا اور روشنائی بیک وقت مخالف سمتوں میں چلتی تھیں اور قلم روشنائی نہیں چھوڑتا تھا۔ تب سے آج تک فاؤنٹین پن کی شکل و صورت میں تو تبدیلیاں آئی ہیں مگر اصول اور طریقہ آج بھی یہی برتا جاتا ہے۔

گذشتہ صدی کے وسط میں بال پوائنٹ پن متعارف ہوا جو فاؤنٹین پن کی ہی ایک قسم ہے، لیکن اس میں بار بار روشنائی بھرنے اور نب کو احتیاط سے استعمال کرنے جیسے مسائل ختم ہو گئے۔ نسبتاً آسان طریقۂ استعمال اور کم قیمت ہونے کی وجہ سے آجکل بال پوائنٹ ہی سب سے زیادہ استعمال ہونے والا قلم ہے۔ اگر آپ قیمتی قلم کے شوقین ہیں تو یہی فاؤنٹین پن یا بال پوائنٹ آپ کی ذوقِ طبع کے لیے سونے چاندی سے بنے یا قیمتی پتھروں اور جواہرات سے مزین بھی دستیاب ہیں۔

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) ابتدائی شکلیں

(b) فاؤنٹین پن کا آغاز

(c) خامیاں

(d) موجودہ فاؤنٹین پن

(e) بال پوائینٹ کی مقبولیت

[Total: 10]

PART 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

زیتون کا درخت دنیا میں قدیم ترین کاشت کیے جانے والے درختوں میں سے ہے۔ اس کی کاشت کا آغاز ایشیائے کوچک کے علاقوں میں 6000 سال قبل ہوا۔ اس کے بعد یہ یورپ، افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں متعارف ہوا۔
قدیم یونانی زیتون کو دیوتاؤں کا تحفہ قرار دیتے تھے۔ کھانوں اور مذہبی رسومات میں استعمال کے علاوہ اس کو فتح اور خوش بختی کی علامت بھی سمجھا جاتا تھا۔ مقابلوں میں جیتنے والوں کو زیتون کی شاخوں اور پتوں سے بنا ہوا تاج پہنایا جاتا تھا۔ اسلام میں بھی زیتون کی افادیت پر زور دیا گیا ہے اور اس کے درخت کو بابرکت سمجھا جاتا ہے۔
اس وقت دنیا بھر میں تقریباً 800 ملین زیتون کے درخت موجود ہیں۔ مختلف علاقوں میں اس کی 500 کے قریب اقسام پائی جاتی ہیں۔ مختلف قسموں سے تعلق رکھنے کے علاوہ زیتون کے پھل کی ساخت، جسامت اور رنگ کا انحصار اس بات پر بھی ہے کہ پھل کو درخت پر کتنے عرصے تک پکنے دیا گیا ہے۔ ابتداء میں اس کا پھل زردی مائل سبز ہوتا ہے جو کئی ماہ درخت پر پکنے کے دوران سبز، ہلکا بھورا، گہرا جامنی اور آخر کار سیاہ رنگت اختیار کرلیتا ہے۔ تیل بنانے کے لیے مکمل طور پر پکا ہوا پھل بہترین سمجھا جاتا ہے، تاکہ اس میں تیزابی مادے کم مقدار میں ہوں۔ البتہ کھانے کے لیے زیتون کا پھل آغاز سے لے کر مکمل پکنے تک ہر مرحلے پر قابل استعمال ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیتون مختلف رنگوں، ذائقے، اور ساخت میں دستیاب ہوتے ہیں۔

زیتون کی بے پناہ مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یہ بات حیران کن ہے کہ درخت سے اتارنے کے بعد تیاری کے عمل سے گزارے بغیر اس کو کھانا ممکن نہیں، کیونکہ اس کا ذائقہ ناقابل برداشت حد تک تلخ ہوتا ہے۔ تیاری کے طویل مراحل سے گزر کر زیتون اپنا خاص ذائقہ حاصل کرتا ہے۔ اس کے لیے مختلف طریقے رائج ہیں جن میں نمک اور پانی کے محلول میں بھگونے کا طریقہ سب سے زیادہ مقبول ہے۔ اس کے علاوہ صرف پانی میں بھگو کر یا نمک میں دبا کر بھی زیتون کی کڑواہٹ دور کی جاتی ہے۔ اس کام کے لیے چھ ہفتوں سے لے کر کئی مہینوں تک کا وقت درکار ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اس کا ذائقہ مزید بہتر بنانے کے لیے تیاری کے دوران مختلف جڑی بوٹیاں اور مصالحے بھی شامل کرتے ہیں۔
زیتون کا تیل پھل کو پیسنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پیسنے کے بعد اس میں سے پانی اور ٹھوس اجزاء الگ کر لیے جاتے ہیں۔ بے شمار طبی خواص کی وجہ سے یہ تیل کھانوں میں استعمال کے لیے بہترین سمجھا جاتا ہے۔ اس کا استعمال عارضۂ قلب، فشارِ خون یا کولیسٹرول کی زیادتی اور فالج جیسی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بالوں کی مضبوطی اور جسمانی چستی کے لیے اس کا مساج مفید سمجھا جاتا ہے۔

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 قدیم یونانیوں کا زیتون کے بارے میں کیا خیال تھا؟ وہ اسے کن طریقوں سے استعمال کرتے تھے؟

[3]

18 زیتون کی کتنی اقسام ہیں؟ اور اس پھل کے مختلف رنگ، ذائقوں اور جسامت میں دستیاب ہونے کی کیا وجہ ہے؟

[2]

19 تیل کی تیاری کے لیے زیتون کس مرحلے پر بہترین سمجھا جاتا ہے؟ اسکی وجہ کیا ہے؟

[2]

20 عبارت کے مطابق زیتون تازہ حالت میں کیوں نہیں کھایا جاتا؟ اس کی تیاری کے تین طریقے لکھیں۔

[4]

21 زیتون کے پھل سے تیل کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟

[2]

22 زیتون کا تیل کن طبی خصوصیات کا حامل سمجھا جاتا ہے؟

[2]

[Total: 15]

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

نظامِ شمسی میں ہمارے سیارے کی انفرادیت کی وجہ صرف سمندر ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً ڈھائی ارب سال پہلے سمندری حیات کی ابتداء کے بعد زمین پر زندگی کا آغاز ہوا۔ زمین کی آب و ہوا، پہاڑوں کے خدوخال اور زمین پر بسنے والوں کے رہن سہن کا انحصار سمندر پر ہے۔ بادل، بارش، برف، دریا اور جھیلیں سمندری پانی کے عمل سے بنتے ہیں۔ لاکھوں برس سے سورج سمندر کے پانی کو بخارات میں تبدیل کرتا اور دوبارہ دریاؤں سے سمندروں میں پہنچاتا آ رہا ہے۔

سمندر ہمیشہ سے نا صرف انسانوں کے لیے خوراک کا وسیلہ، بلکہ نقل و حمل کا ذریعہ بھی رہا ہے۔ موجودہ دور میں انسان سمندر سے قیمتی اشیاء مثلاً تیل اور دیگر معدنیات بھی نکالتا ہے۔ معدنی تیل کا چوتھا حصہ سمندر سے نکالا جا رہا ہے۔ مچھلی کا شکار ایک بڑی صنعت کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ یہ سمندری مخلوق اتنی تیزی سے اپنی آبادی میں اضافہ نہیں کر سکتی جس تیزی سے اس کا شکار کیا جا رہا ہے۔

سمندر کے ذریعے تیل کی نقل و حرکت سمندری حیات کو کئی خطرات سے دوچار کرتی ہے۔ آئیل ٹینکروں کے حادثات کی صورت میں تیل سمندر کی سطح پر پھیل کر سورج کی روشنی کو پانی میں پہنچنے سے روکتا ہے۔ معدنی تیل میں موجود تارکول سمندر کی تہہ میں بیٹھ کر پودوں کو ختم کر دیتا ہے۔ جب یہ تیل لہروں کے ذریعے ساحلی علاقوں تک پہنچتا ہے تو آبی پرندوں کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

نیوکلیائی اور صنعتی فاضل مادوں کو صفائی کے مخصوص عمل سے گزارے بغیر سمندر میں تلف کر دینا بھی سمندر کی غذائی زنجیر پر تباہ کن اثرات مرتب کرتا ہے۔ فصلوں پر کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھاد کا کثرت سے استعمال نہ صرف زیرِ زمین پانی کے ذخیروں کو آلودہ کرتا ہے بلکہ بارش کا پانی اپنے ساتھ ان ادویات کو دریاؤں اور پھر سمندروں تک لے جاتا ہے۔ یہ کیمیائی مادے اتنی جلدی اپنا اثر ختم نہیں کرتے، چنانچہ پانی میں مل کر چھوٹے جانداروں تک پہنچتے ہیں۔ یہ جاندار غذائی زنجیر میں شامل ہو کر بِالآخر مچھلیوں پر اثرانداز ہو کر انسانوں تک پہنچ جاتے ہیں۔

انسانی آبادیوں کا کوڑا کرکٹ اور گندا پانی جتنی مقدار میں سمندر میں پہنچتا ہے، اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ آج سمندر دنیا کا سب سے بڑا کوڑادان بن چکا ہے۔ اگر ہمیں آنے والی نسلوں کے لیے زمین پر زندگی کو محفوظ بنانا ہے تو ضروری ہے کہ ہم سمندر کو آلودگی سے بچانے کے لیے بھی اقدامات کریں۔ صنعتی اور گھریلو فضلات دونوں آلودگی کے مرکبات ہیں، لہٰذا دونوں صورتوں میں استعمال شدہ پانی کو سمندر میں ڈالنے سے پہلے صفائی کے پلانٹ میں صاف کرنا اور زہریلے مواد سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے۔

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

23 زمین دوسرے سیاروں کی نسبت کیوں منفرد ہے؟ زمین پر زندگی کی ابتداء کب ہوئی؟

[2]

24 عبارت کے مطابق انسان سمندر سے کیا فوائد حاصل کرتا ہے؟

[3]

25 آئیل ٹینکروں کے حادثات سے سمندری حیات کس طرح متاثر ہوتی ہے؟

[2]

26 سمندر میں پہنچنے والے کیمیائی مادے انسانوں تک کن مراحل سے گزر کر منتقل ہوتے ہیں؟

[3]

27 عبارت میں سمندر کو دنیا کا سب سے بڑا کوڑادان کیوں قرار دیا گیا ہے؟

[2]

28 سمندر کو آلودگی سے محفوظ رکھنے کے لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟

[3]

[Total: 15]

© UCLES 2016

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2016